السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بولی کی کمیٹی کے متعلق شریعت کیا کہتی ہے ،ایک آدمی ستر ہزار کی پچیس ہزار میں بولی لگا کر اٹھا لیتا ہے ،کیا ایسا طریقہ سود کے زمرے میں آتا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ صورت واضح سوداور قمار کی شکل ہے۔ اس سے بچاؤ ہر صورت ضروری ہے۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ نوٹ سونے کا بدل ہے۔ اس لیے اس کی بیع نقد کمی پیشی کے ساتھ اور ادھار ہر صورت منع ہے۔ چاہے برابر برابر ہو یا کمی پیشی کے ساتھ۔ لہذا بولی کی کمیٹی ناجائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص627

محدث فتویٰ